© rasailojaraid.com

نظرات

كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ

گزشتہ مہینہ شاہ فیصل کا حادثہ شہادت موجودہ حالات میں عالم اسلام کا سب سے بڑا المیہ ہے جس کی شدت کو ایک مدت تک فراموش نہ کیا جا سکے گا۔ مرحوم اس زمانہ میں عالم اسلام کی آبرو، عزت و وقار اور تمکنت تھے، قدرت نے انھیں سوز اور ساز دونوں نعمتوں سے نوازا تھا۔ وہ کہنے کو خادمِ حرمین شریفین تھے، لیکن درحقیقت وہ پاسبان و نگہبانِ حرمِ اسلام تھے، نورِ ایمان و یقین ان کا جوہرِ ذاتی، تعامل بالکتاب والسنۃ ان کا آئینِ حقیقی، فہم و فراست، اور تدبر و دور اندیشی ان کی طبیعت کے گوہر آبدار تھے، مرحوم کی سربراہی کی مدت گیارہ برس سے زیادہ نہیں ہے، اور یہ وہ زمانہ ہے جب کہ عالم اسلام اندرونی اور بیرونی اسباب و عوامل کے باعث شدید کشمکشِ امید و بیم سے دوچار تھا اور اس کے سر پر اضطراب و تشویش کی قیامتیں مچل رہی تھیں، لیکن شاہ فیصل کی قائدانہ بصیرت و بصارت نے وہ معجزہ نمائی کی کہ عالم ہی دوسرا ہو گیا، امریکہ جو اس وقت دنیا کی سب سے بڑی طاقت و قوت ہے اور سیاستِ "فرنگ" — جو اس دور کا سب سے بڑا حربہ ہے، دونوں نے اس طرح سپر افگنی کی کہ روس اور امریکہ کے بجائے عالم کی نظریں شاہ کی جنبشِ مژگان و آبرو پر مرتکز ہو گئیں، اور امریکہ کے ٹائمز وغیرہ کو تسلیم کرنا پڑا کہ اس زمانہ کا سب سے بڑا سیاسی اور طاقتور انسان شاہ فیصل ہیں، یہ انھیں کا حوصلہ تھا کہ عرب کی طاقت کا لوہا دنیا سے منوا لیا۔ انھوں نے عرب ممالک میں اتحاد پیدا کیا، انھیں خود اعتمادی سکھائی، عرب قومیت کی لعنت سے نجات دلا کر انھیں صراطِ مستقیم پر گامزن

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کیا۔ ان کے دل میں اسلام اور مسلمانوں کا درد کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ انھوں نے اربوں اور کھربوں روپیہ سے ضرورتمند عرب اور دوسرے اسلامی ممالک کی بے تحاشا مدد کی، دنیا میں جہاں کہیں بھی مسلمان آباد ہیں اِن پر اُن کی نگاہ رہتی اور اُن کے فوز و فلاح کی تدبیر کرتے رہتے تھے۔

مرحوم نہایت محنتی، فرض شناس اور حد درجہ بیدار مغز اور روشن خیال فرمان روا تھے، اسلامی اور دینی علوم وفنون کے ساتھ علومِ جدیدہ اور سائنس ٹکنالوجی کی اعلیٰ تعلیم کی اہمیت وضرورت کا انھیں پورا یقین تھا۔ دنیا کے معاشی اور اقتصادی مسائل پر ان کی نگاہ مبصرانہ تھی، اس سلسلہ میں عرب بنک کا قیام ان کا ایک عظیم کارنامہ ہے، اسلاف کے علمی کارناموں (جسے التراث الاسلامی کہتے ہیں) کے احیا سے انھیں بڑی دلچسپی تھی، چنانچہ ۶۷ء میں ہندوستان کے حج ڈیلی گیشن کے ساتھ راقم الحروف نے ایک خصوصی ملاقات میں تفسیر سفیان ثوری مرتبہ مولانا امتیاز علی خاں صاحب عرشی اور مسند حمیدی مرتبہ مولانا حبیب الرحمٰن صاحب الاعظمی کا تذکرہ کیا تو شاہ مرحوم بیحد مسرور ہوئے، اس سلسلہ میں دو چار سوالات کئے اور ہمارے سفیر ہند جناب قدوائی صاحب سے شکایت کی کہ انھوں نے اب تک یہ دونوں کتابیں اُن کو نہیں پہونچائی ہیں۔

غرض کہ ان کے کس کس وصف اور خوبی کا ذکر کیا جائے، اس کے لئے ایک مستقل کتاب درکار ہے، وہ اپنی ذات سے ایک انجمن تھے، ان کی شخصیت ایک گلشنِ رنگ وبو اور مینارۂ عظمت وبزرگی تھی، بَرَّدَ اللہُ مضجَعَہٗ ونوّر مرقدہٗ

وما کان قیسٌ ھلکُہٗ ھلکُ واحدٍ
ولکِنَّہٗ بنیانُ قومٍ تَھَدَّمَا

© rasailojaraid.com